السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

خواب کی حقیقت کیا ہے ، نیز اس میں مردوں کے ملنے کا کیا مطلب ہوتا ہے ، مثلا خواب میں مرے ہوئے شخص نے کہا کہ میں تمہیں لینے آیا ہوں وغیرہ ؟

---

# الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

خواب ایک مسلمہ حقیقت ہے جس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اچھا خواب مؤمن کے لئے بشارت کا درجہ رکھتا ہے ، اس کی تعبیر کسی سمجھ دار ، نیک آدمی سے معلوم کرنی چاہئے جو فنِ تعبیر کا ماہر ہو۔

سیدنا ابو ہریرہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم نے فرمایا :

’’الرُّؤْيَا ثَلَاثَةٌ : فَرُؤْيَا الصَّالِحَةِ بُشْرَى مِنَ اللَّهِ ، وَرُؤْيَا تَحْزِينٌ مِنَ الشَّيْطَانِ ، وَرُؤْيَا مِمَّا يُحَدِّثُ الْمَرْءُ نَفْسَهُ‘‘

خواب تین قسم کے ہوتے ہیں : اچھے خواب اللہ کی طرف سے بشارت ہوتے ہیں۔ بعض خواب شیطان کی طرف سے پریشان کرنے کے لئے ہوتے ہیں اور بعض خواب انسانی نفس کی گفتگو پر مبنی ہوتے ہیں۔

اہل علم نے خواب کی حقیقت کے حوالے سے تفصیلی گفتگو کی ہے ، جس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

انسان کبھی نیند کی حالت میں بہت سی ایسی چیزیں دیکھتا ہے جو بیداری اور جاگنے کی حالت میں نہیں دیکھ سکتا۔ عرف عام میں اس کو خواب کے لفظ سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ خواب میں روح جسم سے نکل کر عالم علوی اور عالم سفلی میں سیر کرتی ہے جو جاگنے میں نہیں دیکھ سکتی وہ دیکھتی ہے۔ اسے حسِ روحانی کہنا چاہیے ، حس جسمانی صرف حاضر پر حاوی ہو سکتی ہے اور حس روحانی حاضر وغائب دونوں کا ادراک واحساس کرتی ہے ، اس لئے خواب میں ایسے احوال وکیفیات مشاہدہ میں آتی ہیں جن سے خود خواب دیکھنے والے کو بڑی حیرت ہوتی ہے ، کبھی مسرت انگیز اور کبھی خوفناک تصویریں ذہن میں ابھرتی ہیں اور بیداری کے ساتھ ہی یہ تمام کہانی یکلخت مٹ جاتی ہے۔ قرآن کے متعدد مقامات میں مختلف نوعیتوں سے خواب کا تذکرہ کیا گیا ہے اور احادیث میں بھی رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی قدرے تفصیل بیان فرمائی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ خواب کا وجود حق ہے۔ انبیاء کرام کے علاوہ دیگر افراد کا خواب اگرچہ حجت شرعی نہیں تاہم یہ فیضان الوہیت اور برکات نبوت سے ہے۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : اچھا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔ اس سے مراد علم نبوت ہے یعنی رؤیاء صالحہ علم نبوت کے اجزاء اور حصوں میں سے ایک جزو حصہ ہے۔ ( صحیح بخاری ومسلم ) غور کیا جائے تو اس حدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اچھے اور بہتر خواب کی فضیلت ومنقبت بیان فرمائی ہے اور اسے نبوت کا پر تو قرار دیا ہے۔

واضح رہے کہ خواب تین طرح کے ہوتے ہیں :

پہلی قسم نفس کا خیال ہے ، یعنی انسان دن بھر جن امور میں مشغول رہتا ہے اور اس کے دل ودماغ پر جو باتیں چھائی رہتی ہیں وہی رات میں بصورت خواب متشکل ہو کر نظر آتی ہیں ، مثلاً ایک شخص اپنے پیشہ وروزگار میں مصروف رہتا ہے اور اس کا ذہن وخیال ان ہی باتوں کی فکر اور ادھیڑ بن میں لگا رہتا ہے جو اس کے پیشہ وروزگار سے متعلق ہیں تو خواب میں اس کو وہی چیزیں نظر آتی ہیں ، یا ایک شخص اپنے محبوب کے خیال میں مگن رہتا ہے اور اس کے ذہن پر ہر وقت اسی محبوب کا سایہ رہتا ہے تو اس کے خواب کی دنیا پر بھی وہی محبوب چھایا رہتا ہے۔ غرض کہ عالم بیداری میں جس شخص کے ذہن وخیال پر جو چیز زیادہ چھائی رہتی ہے ، وہی اس کو خواب میں نظر آتی ہے۔ اس طرح کے خواب کا کوئی اعتبار نہیں۔

دوسری قسم ڈراؤنا خواب ہے ، یہ خواب اصل میں شیطانی اثرات کا پر تو ہوتا ہے۔ شیطان چوں کہ ازل سے بنی آدم کا دشمن ہے اور وہ جس طرح عالم بیداری میں انسان کو گمراہ کرنے اور پریشان کرنے کی کوشش کرتا ہے اسی طرح نیند کی حالت میں بھی وہ انسان کو چین نہیں لینے دیتا۔ چنانچہ وہ انسان کو خواب میں پریشان کرنے اور ڈرانے کے لیے طرح طرح کے حربے استعمال کرتا ہے۔ کبھی تو وہ کسی ڈراؤنی شکل وصورت میں نظر آتا ہے جس سے خواب دیکھنے والا انتہائی خوفزدہ ہو جاتا ہے ، کبھی اس طرح کے خواب دکھلاتا ہے جس میں سونے والے کو اپنی زندگی جاتی نظر آتی ہے جیسے وہ دیکھتا ہے کہ میرا سر قلم ہو گیا وغیرہ وغیرہ اسی طرح خواب میں احتلام کا ہونا کہ جو موجب غسل ہوتا ہے اور بسا اوقات اس کی وجہ سے نماز فوت یا قضا ہو جاتی ہے اسی شیطانی اثرات کا کرشمہ ہوتا ہے۔ پہلی قسم کی طرح یہ بھی بے اعتبار اور ناقابل تعبیر ہوتی ہے۔ اسی طرح کے ڈراونے اور برے خواب سے حفاظت کے لیے حدیث میں اس دعا کی ہدایت دی گئی ہے۔ ’’أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ غَضَبِهِ وَعَذَابِهِ وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهِ وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ.‘‘ (ابوداؤد وترمذی) "میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے کلمات تامات کے ذریعہ خود اس کے غضب اور عذاب سے اور اس کے بندوں کے شر سے اور شیطانی وساوس واثرات سے اور اس بات سے کہ شیاطین میرے پاس آئیں اور مجھے ستائیں"۔

خواب کی تیسری قسم وہ ہے جس کو منجانب اللہ بشارت کہا گیا ہے کہ حق تعالیٰ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اس کے خواب میں بشارت دیتا ہے اور اس کے قلب کے آئینہ میں بطورِ اشارات وعلامات ان چیزوں کو متشکل کر کے دکھاتا ہے جو آئندہ وقوع پذیر ہونے والی ہوتی ہے یا جن کا تعلق مؤمن کی روحانی وقلبی بالیدگی وطمانیت سے ہوتا ہے وہ بندہ خوش ہو اور طلب حق میں تروتازگی محسوس کرے ، نیز حق تعالیٰ سے حسن اعتقاد اور امید آوری

رکھے، خواب کی یہی وہ قسم ہے جو لائق اعتبار اور قابل تعبیر ہے اور جس کی فضیلت و تعریف حدیث میں بیان کی گئی ہے۔

اچھا خواب اللہ تعالیٰ کی طرف سے بشارت اور خوشخبری ہوتی ہے کہ وہ بندہ خوش ہو اور اس کا وہ خواب اللہ تعالیٰ کے ساتھ اس کے حسن سلوک اور امید آوری کا باعث اور شکر خداوندی میں اضافہ کا موجب بنے اور برا خواب شیطانی اثرات کا عکاس ہوتا ہے یعنی برے خواب سے انسان فطری طور پر پریشان اور غمگین ہوتا ہے جس سے شیطان بڑا خوش ہوتا ہے، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدایت دی ہے کہ جو شخص برا اور ناپسندیدہ خواب دیکھے اس کو چاہیے کہ بائیں طرف تین بار تھتکار دے اور تین بار شیطان سے اللہ کی پناہ مانگے اور اپنی اس کروٹ کو تبدیل کر دے جس پر وہ خواب دیکھنے کے وقت سو رہا تھا۔ (مشکوٰۃ: ۳۹۴)

دوسری حدیث میں ہے کہ جب کوئی اس طرح کا خواب دیکھے تو اس طرف توجہ نہ دے اور نہ اس کو کسی دشمن یا دوست کے پاس بیان کرے، اللہ کی پناہ مانگنے اور تین بار تھتکارنے سے انشاء اللہ وہ اس برے خواب کے مضر اثرات سے محفوظ رہے گا۔ ایسا خواب کسی دشمن یا دوست کے سامنے بیان نہ کرنے کی حکمت یہ ہے کہ سننے والا خواب کی ظاہری حالت کے پیش نظر جب خراب تعبیر دے گا تو اس کی وجہ سے فاسد وہم میں مبتلا ہونا لازم آئے گا۔ دل و دماغ میں مختلف قسم کے اندیشے، وسوسے اور مختلف اوہام و خیالات پیدا ہوں گے جن سے وہ شخص پریشان ہوگا اور خواہ مخواہ اس کا سکون و چین متاثر ہوگا، اسی کے ساتھ یہ بھی ممکن ہے کہ سننے والے شخص نے جس خراب تعبیر کی نشاندہی کی ہے وہ واقع ہو جائے۔ اس لیے کہ خواب کے وقوع پذیر ہونے میں خواب کو ایک خاص تاثیر حاصل ہے کہ خواب سننے والا جو تعبیر دیتا ہے اللہ تعالیٰ کے حکم سے ویسا ہی وقوع پذیر ہو جاتا ہے، چنانچہ ابو رزین عقیلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''وہی علی رجل طائر مالم یحدث بہا فاذا حدث بہا وقعت'' (مشکوٰۃ: ۳۹۶) "خواب کو جب تک بیان نہ کیا جائے وہ پرندہ کے پاؤں پر ہوتا ہے اور جب اس کو کسی کے سامنے بیان کر دیا جاتا ہے تو وہ واقع ہو جاتا ہے "علی رجل طائر'' یعنی پرندہ کے پاؤں پر ہونا دراصل عربی کا ایک محاورہ ہے جو اہل عرب کسی ایسے معاملہ اور کسی ایسی چیز کے بارے میں استعمال کرتے ہیں جن کو قرار و ثبات نہ ہو، مطلب یہ ہوتا ہے کہ جس طرح پرندہ عام طور پر کسی ایک جگہ ٹھہرا نہیں رہتا بلکہ اڑتا اور حرکت کرتا رہتا ہے اور جو چیز اس کے پیروں پر ہوتی ہے وہ بھی کسی ایک جگہ قرار نہیں پاتی بلکہ ادنیٰ سی حرکت سے گر پڑتی ہے۔ اسی طرح یہ معاملہ اور یہ چیز بھی کسی ایک جگہ پر قائم و ثابت نہیں رہتی لہٰذا فرمایا گیا ہے کہ خواب کا معاملہ بھی ایسا ہی ہے کہ جب تک اس کو کسی کے سامنے بیان نہیں کیا جاتا اور اس کو اپنے دل میں پوشیدہ رکھا جاتا ہے اس وقت تک اس کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا اور نہ وہ واقع ہوتا ہے لیکن جب اس کو کسی کے سامنے بیان کر دیا جاتا ہے اور جوں ہی اس کی تعبیر دی جاتی ہے وہ اسی تعبیر کے مطابق واقع ہو جاتا ہے۔ اس لیے کسی کے سامنے اس طرح کے خواب کا تذکرہ نہیں کرنا چاہیے۔ اچھے خواب میں اگرچہ ناخوشگوار باتوں کی طرف ذہن منتقل نہیں ہوتا تاہم اسے بھی کسی جاہل، دشمن اور نااہل کے پاس بیان نہیں کرنا چاہیے، اس لیے کہ اس کے غلط تعبیر بتانے کے سبب خواب کا رخ بدل سکتا ہے، البتہ اہل علم، تعبیر خواب کے ماہر اور دانا دوستوں سے بتانے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

برصغیر کے مایۂ ناز محدث حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اچھے اور بہتر خواب کی درج ذیل ۹ صورتیں بیان کی ہیں:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا۔ (۱)

جنت یا جہنم کو خواب میں دیکھنا۔ (۲)

نیک بندوں اور انبیائے کرام علیہم السلام کو خواب میں دیکھنا۔ (۳)

مقاماتِ متبرکہ جیسے بیت اللہ کو خواب میں دیکھنا۔ (۴)

آئندہ پیش آنے والے واقعات کو خواب میں دیکھنا، پھر وہ واقعہ ویسا ہی رونما ہو جیسا اس نے دیکھا ہے مثلاً دیکھا کہ ایک حاملہ کو لڑکا پیدا ہوا پھر واقعی لڑکا پیدا ہو۔ (۵)

گذشتہ واقعات کو واقعی طور پر خواب میں دیکھنا مثلاً دیکھا کہ کسی کا انتقال ہو گیا پھر انتقال کی خبر آئی۔ (۶)

کوئی ایسا خواب دیکھنا جو کوتاہی پر آگاہ کرے مثلاً خواب دیکھا کہ کتا اس کو کاٹ رہا ہے۔ اس کی تعبیر یہ ہے کہ وہ غصیلا ہے، اپنا غصہ کم کرے۔ (۷)

انوار اور ستھرے کھانوں کو خواب میں دیکھنا مثلاً دودھ، شہد اور گھی کا پینا۔ (۸)

ملائکہ کو خواب میں دیکھنا۔ (حجۃ اللہ البالغہ: ۲/۲۵۳) (۹)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''أصدق الرؤیا بالأسحار'' (ترمذی) یعنی رات کے آخری حصے کا خواب زیادہ سچا ہوتا ہے کیونکہ پچھلا پہر عام طور پر دل و دماغ کے سکون کا وقت ہوتا ہے، اس وقت نہ صرف یہ کہ خاطر جمعی حاصل رہتی ہے بلکہ وہ نزول ملائکہ، سعادت اور قبولیت دعا کا بھی وقت ہے۔ اس لیے اس وقت کا دیکھا ہوا خواب زیادہ سچا ہوتا ہے تاہم کسی خواب کے بارے میں یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا ہے کہ یہ خواب سچا ہے اور اس کا وقوع یقینی ہے۔ اس لیے کہ اچھا خواب اللہ کی طرف سے محض ایک رہنمائی ہوتی ہے کوئی حجت شرعی نہیں۔ خواب میں دیکھی ہوئی چیز جب واقع ہو جائے تو اس کے متعلق یقین ہو جائے گا کہ خواب سچا تھا، لیکن یاد رہے کہ اگر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کسی نے خواب میں دیکھا تو وہ خواب سچا اور صحیح ہوگا، اس میں جھوٹ یا دھوکہ کا کوئی شائبہ نہیں، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ "جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے درحقیقت مجھ کو ہی دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔ (مشکوٰۃ: ۳۹۴)

غلط خواب کا تعلق شیطان سے ہوتا ہے یہ اسی کی کارستانی ہے کہ مختلف غلط اور جھوٹے خیالات و اوہام دل و دماغ میں پیدا کرتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک تصویر و شباہت پر شیطان حاوی نہیں ہو سکتا۔ اس لیے جس نے بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا درحقیقت اس نے آپ کا ہی مشاہدہ کیا ہے اور یہ خواب دیکھنے والے کے تقویٰ، بزرگی اور قربت الٰہی کی دلیل ہے کہ اس کے کسی عمل سے خوش ہو کر اللہ نے اپنے فضل و کرم سے اپنے نبی کا دیدار کرایا ہے۔ البتہ اہل تحقیق اور اصحاب نظر نے اس میں کلام کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا کب معتبر ہوگا۔ بعض کا خیال ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا جو حلیہ اور صورت احادیث میں بیان کی گئی ہے اسی صورت کیساتھ اگر دیکھا جائے تو یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ گویا اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کو دیکھا ہے۔ اسی وجہ سے منقول ہے کہ حضرت محمد بن سیرین جو تعبیر فن کے امام تھے، ان کے پاس اگر کوئی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنے سے متعلق اپنا خواب بیان کرتا تو آپ ان سے دیکھے ہوئے حلیہ اور شکل و صورت کے بارے میں سوال کرتے اگر وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ بیان نہ کر پاتا تو اس سے کہتے کہ بھاگ جاؤ تم نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں نہیں دیکھا ہے۔

اس بارے میں شارحِ مسلم حضرت امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی رائے یہ ہے کہ جس تحض نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا اس نے بہر صورت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا خواہ اس نے اس مخصوص صورت وحلیہ میں دیکھا ہو جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں منقول ہے یا کسی اور شکل و شباہت میں دیکھا ہو کیوں کہ شکل وشباہت کا مختلف ہونا ذات کے مختلف ہونے کو ضروری قرار نہیں دیتا۔ علاوہ ازیں یہ نکتہ بھی ملحوظ رہنا چاہیے کہ شکل وشباہت میں اختلاف و تفاوت کا تعلق خواب دیکھنے والے کے ایمان کے کمال ونقصان سے بھی ہوسکتا ہے یعنی جس شخص نے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اچھی شکل وصورت میں دیکھا۔ یہ اس کے ایمان کامل اور عقیدے کے صالح ہونے کی علامت قرار پائے گا اور جس شخص نے اس کے برخلاف دیکھا یہ اس کے ایمان کی کمزوری اور عقیدے کے فساد کی علامت قرار پائے گی۔ اسی طرح ایک شخص نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو بوڑھا دیکھا، ایک شخص نے جوان دیکھا، ایک شخص نے رضامند دیکھا، ایک شخص نے خفگی کے عالم میں دیکھا، ایک شخص نے روتے ہوئے دیکھا، ایک شخص نے شاد وخوش دیکھا اور ایک شخص نے ناخوش دیکھا تو یہ ساری حالتیں خواب دیکھنے والے کے ایمانی احوال کے فرق و تفاوت پر مبنی ہوں گی کہ جو شخص جس درجہ کے ایمان کا حامل ہوگا وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اسی درجہ کی مثالی صورت میں دیکھے گا۔ اس اعتبار سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنا گویا اپنے احوال ایمانی کو پہچاننے کا معیار ہے۔ لہٰذا یہ چیز سالکین طریقت کے لیے ایک مفید ضابطہ کی حیثیت رکھتی ہے کہ وہ اس کے ذریعہ اپنے باطن کی حالت کو پہچان کر اس کی اصلاح کریں۔ (مظاہر حق جدید، ۵/۳۱)

اس حدیث کے تحت اہل تحقیق نے یہ بھی وضاحت کی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھنے کا یہ مطلب نہیں کہ اس شخص پر وہ احکام عائد ہوں جو واقعتاً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار و صحبت کی صورت میں ہوتے ہیں یعنی نہ تو ایسے شخص کو صحابی کہا جائے گا اور نہ اس چیز پر عمل کرنا اس کے لیے ضروری ہوگا جس کو اس نے اپنے خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوگا۔ بہر حال اس انسان کی خوش نصیبی کا کیا کہنا جس نے سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم کا کم سے کم خواب میں ہی دیدار کیا ہو۔ یہ اس کے لیے عظیم نعمت اور بڑی سعادت مندی کی بات ہے۔ اسی طرح دوسرے اچھے اور بہتر خواب کا دیکھنا بھی خوش آئند بات ہے اسے اللہ کی طرف سے اچھی خبر سمجھنا چاہیے جو انسان کے دل ودماغ کو فطری طور پر خوش کر دیتی ہے۔

ہذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتویٰ کمیٹی

محدث فتویٰ